REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹ تار کا پتہ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ

یوم یکشنبہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۴ صفر ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان ۴۵ "

جلد ۵۱/۱۶ | ۷ وفا ۱۳۴۱ ہش | ۷ جولائی سنہ ۱۹۶۲ء | نمبر ۱۵۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۶ جولائی بوقت ۸ بجے صبح

کل شام حضور کو بے چینی کی تکلیف ہوگئی۔ نیز ٹمپریچر بھی نارمل سے کچھ زیادہ تھا۔ رات نیند دیر سے آئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کے لئے دعا کی تحریک

— محترم جناب صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب —

ان دنوں محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور خارجہ بیمار ہیں اور لاہور میں زیر علاج ہیں۔ آپ سلسلہ کے پرانے خادموں میں سے ہیں۔ صحت کی خرابی کے باوجود سلسلہ کی دیگر خدمات کے علاوہ صحیح بخاری کے ۱۹ پاروں کا ترجمہ بھی کر چکے ہیں۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ اخلاص کے ساتھ سلسلہ کی خدمت کرتے رہے ہیں۔ جوں جوں زمانہ گزرتا جا رہا ہے ایسے وجود کم ہوتے جا رہے ہیں۔ اس لئے میں احباب کی خدمت میں پرزور درخواست کرتا ہوں کہ محترم شاہ صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ والسلام

مرزا ناصر احمد ۵/۷/۶۲

مبلغ سپین مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر کی علالت اور درخواست دعا

لنڈن ۶ جولائی (بذریعہ تار) مکرم بشیر احمد صاحب رفیق کی ارسال کردہ اطلاع کے مطابق مبلغ اسپین مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر کا مورخہ ۵ جولائی بروز جمعرات لنڈن میں اپریشن ہونا تھا اس لحاظ سے کل آپ کا اپریشن ہوا ہوگا۔ احباب جماعت التزام سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کو کامیاب کرے اور مکرم ظفر صاحب کو اپنے فضل سے جلد کامل صحت عطا فرمائے آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حقیقی نفع رساں صرف اور صرف خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے

جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال نہ ہو انسان کسی سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا

"دنیا میں لوگ حکام یا دوسرے لوگوں سے کسی قسم کا نفع اٹھانے کی ایک خیالی امید پر ان کو خوش کرنے کے واسطے کس کس قسم کی خوشامد کرتے ہیں یہاں تک کہ ادنیٰ ادنیٰ درجہ کے اردلیوں اور خدمت گاروں تک کو خوش کرنا پڑتا ہے۔ حالانکہ اگر وہ حاکم راضی اور خوش بھی ہو جاوے۔ تو اس سے صرف چند روز تک یا کسی موقعہ مخصوص پر نفع پہنچنے کی امید ہو سکتی ہے۔ اس خیالی امید پر انسان اس کے خدمت گاروں کی ایسی خوشامدیں کرتا ہے کہ میں تو ایسی خوشامدوں کے تصور سے بھی کانپ اٹھتا ہوں اور میرا دل ایک رنج سے بھر جاتا ہے کہ نادان انسان اپنے جیسے انسان کی ایک وہمی اور خیالی امید پر اس قدر خوشامد کرتا ہے مگر اس معطی حقیقی کی جس نے بدوں کسی معاوضہ کے اور التجا کے اس پر بے انتہا فضل کئے ہیں ذرا بھی پرواہ نہیں کرتا۔ حالانکہ اگر وہ انسان اسکو نفع پہنچانا بھی چاہے تو کیا؟ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ کوئی نفع خدا تعالیٰ کے بدوں پہنچ ہی نہیں سکتا۔ ممکن ہے کہ اس سے پیشتر کہ وہ نفع اٹھائے نفع پہنچانے والا یا خود یہ اس دنیا سے اٹھ جائے یا کسی ایسی خطرناک مرض میں مبتلا ہو جائے کہ کوئی حظ اور فائدہ ذاتی اس سے اٹھا نہ سکے۔ غرض اصل بات یہی ہے کہ جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم انسان کے شامل حال نہ ہو۔ انسان کسی سے کوئی فائدہ اٹھا ہی نہیں سکتا۔ پھر جبکہ حقیقی نفع رساں اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔ پھر کس قدر بے حیائی ہے کہ انسان غیروں کے دروازے پر ناک رگڑتا پھرے۔ ایک خدا ترس مومن کی غیرت تقاضا نہیں کرتی کہ وہ اپنے جیسے انسان کی ایسی خوشامد کرے جو اس کا حق نہیں ہے۔ متقی کے لئے خود اللہ تعالیٰ ہر ایک قسم کی راہیں نکال دیتا ہے۔ اس کو ایسی جگہ سے رزق ملتا ہے کہ کسی دوسرے کو علم بھی نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ خود اس کا ولی اور مربی ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بندے جو دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں۔ ان کے ساتھ وہ رأفت اور محبت کرتا ہے چنانچہ خود فرماتا ہے۔

وَاللّٰہُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ"

(الحکم ۱۶ اگست سنہ ۱۹۰۱ء)

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ جون ۶۲ء

اتحاد بین المسلمین

(۳)

اس زمانے کے مسلمانوں کی جو حالت ہے۔ اللہ تعالےٰ نے سورۃ صف کے آغاز ہی میں اس کا نقشہ کھینچ دیا ہے یعنی مسلمان آج زبان سے تو یہی کہتے ہیں کہ اے مسلمانو اپنے تفرقے چھوڑ کر سب کفر و شرک کے مقابلہ میں ایک محاذ پر بنیان مرصوص بنکر کھڑے ہو جاؤ اور حالانکہ اللہ تعالےٰ انہی کو پسند کرتا ہے جو واقعی ایسا کرتے ہیں مگر حالت یہ ہے کہ آج کے مسلمان جو کچھ زبان سے کہتے ہیں اس پر عمل نہیں کرتے اور یہی بات اللہ تعالےٰ کے نزدیک نہایت بری ہے۔ پھر کامیابی کیونکر ہو سکتی ہے۔ اللہ تو تو اس وقت مسلمانوں کی مدد کو آئے گا جب وہ متحد ہو کر کفر و شرک کا مقابلہ کریں گے مگر حقیقت حال یہ ہے کہ ہر ایک مولوی اور ہر ایک نوتعلیم یافتہ نہ صرف اپنا اپنا اڈا الگ جمائے ہوئے ہے بلکہ بجائے دشمن کی طرف منہ کرنے کے باہم ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالنے میں مصروف ہے اور کہ:

اٹھایا بھی قدم یاروں نے راہ جب قوم میں
وہ بولا تو نہیں چلتا وہ بولا تو نہیں چلتا

یہاں ہم مسلمانوں کی موجودہ حالت کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصنیف "احمدیت کا پیغام" سے چند اقتباسات پیش کرتے ہیں۔

"جماعت صرف تعداد کا نام نہیں ہزار لاکھ یا کروڑ افراد کو جماعت نہیں کہتے بلکہ جماعت ان افراد کے مجموعہ کو کہتے ہیں جو متحد ہو کر کام کرنے کا فیصلہ کر چکے ہوں اور ایک متحدہ پروگرام کے مطابق کام کرتے ہوں ایسے افراد اگر پانچ سات بھی ہوں تو جماعت ہے اور جن میں یہ بات نہ ہو وہ کروڑوں بھی جماعت نہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ میں نبوت کا دعوےٰ کیا تو پہلے دن آپ پر صرف چار آدمی ایمان لائے تھے آپ پانچویں تھے باوجود پانچ ہونے کے آپ ایک جماعت تھے مگر مکہ کی آٹھ دس ہزار کی آبادی جماعت نہیں تھی نہ عرب کی آبادی جماعت تھی۔ کیونکہ نہ انہوں نے متحد ہو کر کام کرنے کا فیصلہ کیا تھا اور نہ اُن کا کوئی متحدہ پروگرام تھا۔ پس اس قسم کا سوال کرنے سے پہلے یہ دیکھنا چاہیئے کہ کیا اس وقت مسلمان کوئی جماعت ہیں؟ کیا دنیا کے مسلمان تمام معاملات میں آپس میں مل کر کام کرنے کا فیصلہ کر چکے ہیں یا ان کا کوئی متحدہ پروگرام ہے . . . . پس جماعت کا جو مفہوم ہے اس وقت اس کے مطابق مسلمانوں کی کوئی جماعت نہیں۔ حکومتیں ہیں جن میں سے سب سے بڑی پاکستان کی حکومت ہے جو اللہ تعالےٰ کے فضل سے اب قائم ہوئی ہے۔ لیکن اسلام پاکستان کا نام نہیں نہ اسلام مصر کا نام ہے۔ نہ اسلام شام کا نام ہے نہ اسلام ایران کا نام ہے نہ اسلام افغانستان کا نام ہے نہ اسلام سعودی عرب کا نام ہے اسلام تو اس رشتہ وحدت کا نام ہے جس نے سارے مسلمانوں کو یکجا کر دیا تھا اور ایسا کوئی نظام اس وقت دنیا میں موجود نہیں . . . . دنیا بھر کے مسلمانوں کو ایک اسلامی جماعت نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ وہ مختلف سیاستوں میں بٹے ہوئے ہیں اور الگ الگ حکومتوں میں تقسیم ہیں۔ ان سب کی آواز کو ایک جگہ جمع کرنے والی کوئی طاقت نہیں مگر اسلام تو عالمگیر ہونے کا دعوےٰ کرتا ہے اسلام عرب کے مسلمانوں کا نام نہیں۔ اسلام شام کے مسلمانوں کا نام نہیں۔ اسلام ایران کے مسلمانوں کا نام نہیں۔ اسلام افغانستان کے مسلمانوں کا نام نہیں۔ جب دنیا کے ہر ملک کے مسلمان اسلام کے نام کے نیچے جمع ہو جاتے ہیں تو اسلامی جماعت وہی ہو سکتی ہے جو ان سارے گروہوں کو اکٹھا کرنے والی ہو اور جب تک ایسی جماعت دنیا میں قائم نہ ہو ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ اس وقت مسلمانوں کی کوئی جماعت نہیں گو حکومت ہے اور سیاست ہے۔ اسی طرح متحدہ پروگرام کا سوال ہے۔ جہاں ایسا کوئی نظام نہیں جو ساری دنیا کے مسلمانوں کو اکٹھا کر سکے وہاں مسلمانوں کا کوئی متحدہ پروگرام بھی نہیں۔ نہ سیاسی نہ تمدنی نہ مذہبی۔ منفردانہ طور پر کسی کسی جگہ پر کسی مسلمان کا دشمنان اسلام سے مقابلہ کر لینا یہ اور چیز ہے اور متحدہ طور پر ایک مخصوص نظام کے ماتحت چاروں طرف سے دشمن کے حملہ کا جائزہ لے کر اس کے مقابلہ کی کوشش کرنا یہ الگ بات ہے پس پروگرام کے لحاظ سے بھی مسلمان ایک جماعت نہیں۔ ایسی صورت میں اگر کوئی جماعت قائم ہو اور مذکورہ بالا دونوں مقاصد کو لے کر قائم ہو تو اس پر یہ اعتراض نہیں کیا جا سکتا کہ وہ ایک نئی جماعت بن گئی ہے بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ پہلے کوئی جماعت نہیں تھی اب ایک جماعت بن گئی ہے۔ میں ان دوستوں سے جن کے دلوں میں یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ باوجود ایک نماز۔ ایک قبلہ۔ ایک قرآن اور ایک رسول ہونے کے پھر احمدی جماعت نے الگ جماعت کیوں بنائی۔ کہتا ہوں کہ وہ اس نکتہ پر غور کریں اور سوچیں کہ اسلام کو پھر ایک جماعت بنانے کا وقت آ چکا ہے۔ اس کام کے لئے کب تک انتظار کیا جائے گا؟

(احمدیت کا پیغام صفحہ ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳)

بعض لوگ یہاں کہیں گے کہ اگر ایک جماعت ہی بنانا ہے تو جماعت احمدیہ کی خصوصیت کیوں؟ یعنی اگر یہ مان لیا جائے کہ اس وقت مسلمانوں کو ایک ایسی جماعت قائم کرنے کی ضرورت ہے جو زیادہ سے زیادہ مسلمانوں کو ایک محاذ پر جمع کر دے تو کیا ضرور ہے کہ وہ جماعت احمدیہ ہی ہو اور دوسری کوئی جماعت کیوں نہ ہو۔ اس کا جواب بھی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی اسی تصنیف میں نہایت وضاحت سے دیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ آج صرف جماعت احمدیہ ہی ایک ایسی جماعت ہے۔ جس کا دعوےٰ ہے کہ وہ قرآن کریم اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق اللہ تعالےٰ کی طرف سے تجدید و احیائے دین کے لئے کھڑی ہوئی ہے دوسری بات یہ ہے کہ پچاس ساٹھ سال کے عرصہ میں یہی ایک جماعت ہے جس نے ساری دنیا کو عملاً یہ دکھا دیا ہے کہ وہ اسلام کی تجدید و احیاء کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ چنانچہ اسی بات کے شاہد نہ صرف غیروں اور اپنوں کے اعترافات ہیں بلکہ جماعت کے کام کا روز بروز وسعت پذیر ہوتے چلے جانا اور دنیا کے کناروں پر اسلامی مشنوں کا روز افزوں قیام "آفتاب آمد دلیل آفتاب" کے مطابق خود اسبات کا ثبوت ہے کہ جماعت احمدیہ نے جو دعوے کئے ہیں وہ بے بنیاد نہیں ہیں۔

آج صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جس کو یہ دعوےٰ ہے کہ اسکو ایک ایسے انسان نے قائم کیا ہے جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے ان پیشگوئیوں کے مطابق کھڑا ہوا ہے جو تمام انبیاء علیہم السلام آخری زمانہ کے متعلق کرتے آئے ہیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے متعلق تو یہ پیشگوئی تھی کہ چھوٹے چھوٹے مفاسد کو دور کرنے کے لئے آپ کی امت میں ہر صدی کے سر پر ایک مجدد مبعوث ہوا کرے گا۔ کیا کوئی عقل اس کو تسلیم کر سکتی ہے کہ چھوٹے چھوٹے مفاسد کو دور کرنے کے لئے تو خدا تعالےٰ کی طرف سے مجددین ظاہر ہوتے رہیں جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ان اللہ یبعث لھٰذہ الامۃ علی رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا (ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۲۴۱) لیکن اس عظیم الشان فتنہ کے موقع پر جس کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب سے دنیا میں انبیاء آنے لگے ہیں وہ اس فتنہ کی خبر دیتے چلے آئے ہیں۔ کوئی مامور نہ آئے کوئی ہادی نہ آئے کوئی راہنما نہ آئے۔ مسلمانوں کو دین حقہ پر جمع کرنے کے لئے خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی آواز بلند نہ کی جائے مسلمانوں کو تاریکی اور ظلمت کے گڑھے میں سے نکالنے کے لئے آسمان سے کوئی رسی نہ گرائی جائے وہ خدا جو ابتدائے عالم سے اپنے رحم و کرم کے نمونے دکھاتا چلا آیا ہے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد اس کے رحم اور کرم کے دریا میں مزید جوش پیدا ہو گیا ہے نہ کہ اس کا رحم اور کرم مٹ گئے ہیں۔ اگر خدا تعالےٰ کبھی بھی رحیم تھا تو امت محمدیہ کے لئے اس کو پہلے سے زیادہ رحیم ہونا چاہیئے تھا اگر خدا تعالےٰ کبھی بھی کریم تھا تو امت محمدیہ کے لئے اس کو پہلے سے زیادہ کریم ہونا چاہیئے اور یقیناً وہ ایسا ہی ہے۔ قرآن کریم اور احادیث اس پر شاہد ہیں کہ امت محمدیہ میں جب کبھی خرابی پیدا ہو گی۔ خدا تعالےٰ اپنی طرف سے ہادی اور راہنما بھجواتا رہے گا۔ خصوصاً اس آخری زمانہ میں جبکہ دجال کا فتنہ ظاہر ہو گا۔ عیسائیت غالب آ جائے گی۔ اسلام ظاہری طور پر مغلوب ہو جائے گا اور مسلمان دین کو چھوڑ بیٹھیں گے۔ اور مسلمان دین کو چھوڑ بیٹھیں گے اور دوسری اقوام کے رسم و رواج کو اختیار کر لیں گے۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک کامل مظہر ظاہر ہو گا۔ اور اس زمانہ کی اصلاح کرے گا۔ جس کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ لا یبقی من الاسلام الا اسمہ ولا یبقی من القرآن الا رسمہ (مشکوٰۃ کتاب العلم) یعنی اسلام کا صرف

باقی صفحہ پر

تجارتی بددیانتی اور اس کے مہلک اثرات

رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

(۲)

قومی ترقی ہمیشہ امانت اور دیانتداری کی شہرت کے ساتھ ہوتی ہے۔ اگر تمام مسلمان تاجر دیانتدار ہوں گے تو لوگ سو سو دوکانوں کو چھوڑ کر بھی ان کے پاس جائیں گے اور کہیں گے کہ ان سے سودا اچھا ملتا ہے۔ لیکن اگر کوئی مسلمان دوکاندار بھی ایک من آٹے میں سیر بھر مٹی ملا لیتا ہے۔ تو اس کے اندر وہ کونسی چیز ہوگی جس کی وجہ سے لوگ اس کی طرف توجہ دیں گے۔ پس ہر شخص کو اس بات کا فیصلہ کر لینا چاہئیے کہ میں نے بددیانتی کو مٹانا ہے۔ اگر اس کا باپ دوکاندار ہے تو وہ اپنے باپ سے کہہ دے کہ میں تمہیں بددیانتی نہیں کرنے دوں گا۔ اگر اس کے بھائی دوکاندار ہیں تو وہ اپنے بھائیوں سے کہہ دے کہ میں تمہیں بددیانتی نہیں کرنے دوں گا۔ اگر اس کے دوست اور رشتہ دار دوکاندار ہیں تو وہ اپنے دوستوں اور رشتہ داروں سے کہہ دے کہ میں تمہیں بددیانتی نہیں کرنے دوں گا۔ اگر اس کی بیوی دوکان کرتی ہے تو وہ اپنی بیوی سے کہہ دے کہ میں تمہیں بددیانتی نہیں کرنے دوں گا۔ اور اگر تم باز نہ آئے اور اصلاح نہ کی تو میں تمہارے خلاف کھڑا ہو جاؤں گا۔ اگر ہر شخص اس بات کا تہیہ کر لے کہ میں نے بددیانتیوں کا مقابلہ کرنا ہے تو ایک گھنٹہ کے اندر اندر اس عیب کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ اگر تمہارا بھائی تاجر ہے اور وہ بددیانتی کرتا ہے۔ اگر تمہارا باپ تاجر ہے اور وہ بددیانتی کرتا ہے۔ اگر تمہاری ماں تاجر ہے اور وہ بددیانتی کرتی ہے۔ اگر تمہاری بیوی تاجر ہے اور وہ بددیانتی کرتی ہے۔ تو یہ بددیانتی اس وقت تک پنپ سکتی ہے۔ جب تک ان کو یقین ہے کہ تم ان کی محبت کی خاطر ان کی بالا افسروں کے پاس رپورٹ نہیں کرو گے۔ لیکن جب ان کو یقین ہو جائے گا کہ تم ان کی محبت کی پروا نہیں کرو گے۔ اور تم نے فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر وہ بددیانتی سے باز نہ آئے۔ تو تم ان کی رپورٹ کر دو گے۔ تو کیا یہ ہو سکتا ہے کہ وہ دوسرے منٹ میں بددیانتی کریں۔ باپ کہے گا بیٹا پہلا قصور جانے دو۔ آئندہ میں بددیانتی نہیں کروں گا۔ بھائی کہے گا مجھے قصور معاف کرو۔ آج سے میں باز آیا۔ بیوی کہے گی اب یہ قصور معاف کرو۔ آئندہ میں ایسی حرکت نہیں کرونگی۔ پس قوم کی اصلاح تمہارے ہاتھوں میں ہے بیٹے کی اصلاح باپ کے ہاتھ میں ہے۔ باپ کی اصلاح بیٹے کے ہاتھ میں ہے۔ بھائی کی اصلاح بھائی کے ہاتھ میں ہے۔ بیوی کی اصلاح خاوند کے ہاتھ میں ہے۔ اور ماں کی اصلاح بیٹوں کے ہاتھ میں ہے۔ اگر تم اس طریق کو استعمال کرو۔ تو چند دن نہیں بلکہ ایک گھنٹہ کے اندر اندر ساری قوم کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر تمہارا دوست دیکھتا ہے کہ وہ بددیانتی کرے گا تو تم اس پر پردہ ڈالو گے اور جھوٹ بولو گے تو تم اس کو بھی تباہ کرتے ہو۔ اور آپ بھی تباہ ہوتے ہو۔

حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں کوئی جماعت روپے سے زندہ نہیں رہ سکتی بلکہ ایمان سے زندہ رہتی ہے۔ اگر روپیہ ہی اصل چیز ہو تو یہودیوں، عیسائیوں، پارسیوں اور ہندوؤں کے پاس مسلمانوں سے بہت زیادہ روپیہ ہے۔ پھر خدا تعالےٰ نے ان کا ساتھ کیوں چھوڑ دیا۔ اس لئے کہ ایمان کا روپے سے کوئی تعلق نہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کو بھی روپیہ دیتا ہے۔ مگر وہ روپیہ یا تو انعام کے طور پر ہوتا ہے اور اللہ تعالےٰ چاہتا ہے کہ اس کے ذریعہ غربا کی امداد کی جائے۔ اور یا پھر آزمائش کے طور پر ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ وہ اس روپیہ کا کیسے استعمال کرتے ہیں۔ اگر تو روپیہ کے آنے سے انسان کا ایمان سلامت رہے تو وہ روپیہ اس کے لئے خیر اور برکت کا موجب ہوتا ہے۔ لیکن اگر وہ روپیہ انسان کے ایمان کو باطل کر دیتا ہے۔ اور وہ بے ایمانوں جیسی چالاکیاں کرنے لگ جاتا ہے اور چوروں اور ٹھگوں کی طرح لوگوں کو لوٹتا ہے۔ مثلاً بلیک مارکیٹ شروع کر دیتا ہے۔ مقررہ نرخ پر چیز فروخت نہیں کرتا۔ بلکہ چیز کی موجودگی سے ہی انکار کر دیتا ہے۔ لیکن اگر اسے کوئی چوری چھپے حسب منشا دام دے دے تو وہ فوراً اسے مہیا کر دیتا ہے۔ تو وہ روپیہ اس کے لئے عذاب کا باعث بن جاتا ہے۔ اس قسم کے ناجائز منافع خوروں کی ایسی ہی کیفیت ہوتی ہے۔ جیسے کہتے ہیں کہ کسی حریص کے پاس ایک مرغی تھی جو روزانہ سونے کا انڈا دیا کرتی تھی۔ اس کے دل میں لالچ پیدا ہوا کہ اگر میں اسے زیادہ کھلاؤں۔ تو شاید یہ دو انڈے دینے لگ جائے۔ چنانچہ اس نے مرغی کو پکڑ کر اس کا منہ کھول کر روزانہ اسے زیادہ سے زیادہ دانے کھلانے شروع کر دئیے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرغی بیمار ہو کر مر گئی۔ اور وہ ایک انڈے سے بھی محروم ہو گیا۔ اس قسم کے ناجائز منافع خور بھی روپیہ جمع کرتے جاتے ہیں۔ مگر ایک دن آتا ہے جب کسی نہ کسی رنگ میں انہیں اپنی اس بددیانتی کا خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے۔ فوری نقصان تو اس رنگ میں پہونچ جاتا ہے۔ کہ جب کسی کو ایک سیر چیز دینے کی بجائے ۱۵ چھٹانک دیتے ہیں اور وہ گھر جا کر اس کا وزن کرتا ہے تو اسے پتہ لگتا ہے کہ دوکاندار نے اسے ایک چھٹانک چیز کم دی ہے تو وہ آئندہ کے لئے اس سے سودا لینا بند کر دیتا ہے۔ اس طرح بظاہر اسے ایک چھٹانک کا نفع ہوا تھا۔ لیکن اسے نقصان ہزار چھٹانک کا ہو گیا۔ کیونکہ وہ آئندہ کے لئے اس کی دوکان پر نہیں آئے گا۔ اور کسی دوسرے سے سودا خریدنا شروع کر دے گا

یہ خیال کہ صرف بے ایمانی سے ہی روپیہ کمایا جا سکتا ہے اول درجہ کا احمقانہ خیال ہے۔ صحابہ کو دیکھو کہ وہ ہر امر میں دیانت کو ملحوظ رکھتے تھے۔ مگر اس زمانہ میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی وفات کے بعد ان کا بچا کھچا روپیہ دو کروڑ نکلا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف دین کے لئے بہت قربانی کرنے والے تھے۔ لیکن اس کے باوجود ان کے پاس دو کروڑ روپیہ بچ گیا تھا۔ جو آجکل کے دو ارب کے برابر ہے

اسی طرح تاریخوں میں آتا ہے۔ کہ ایک دفعہ ایک شخص گھوڑے کو فروخت کرنے کے لئے بازار میں لایا۔ اور اس نے کہا اس کی پانچ سو درہم قیمت ہے۔ ایک صحابی نے اس گھوڑے کو دیکھا اور اسے پسند کیا۔ اور کہا کہ میں یہ گھوڑا لیتا ہوں۔ مگر اس کی قیمت میں پانچ سو درہم نہیں بلکہ دو ہزار درہم دونگا۔ کیونکہ یہ گھوڑا نہایت اعلیٰ قسم کا ہے۔ اور اس کی قیمت اتنی تھوڑی نہیں جتنی تم بتاتے ہو۔ اس پر گھوڑا بیچنے والا اصرار کرنے لگا۔ کہ میں پانچسو درہم لوں گا۔ اور گھوڑا خریدنے والا اصرار کرنے لگا کہ میں دو ہزار درہم دوں گا۔ ایک کہتا کہ تجھے گھوڑے کی پہچان نہیں یہ گھوڑا زیادہ قیمت کا ہے۔ اور دوسرا کہتا میں صدقہ لینا نہیں چاہتا میں اپنے گھوڑے کو جانتا ہوں اس کی قیمت پانچ سو درہم ہی ہے۔

اس واقعہ پر غور کرو اور دیکھو کہ اس کے کتنا الٹ نظارہ دنیا میں نظر آتا ہے۔ وہاں تو یہ تھا کہ چیز خریدنے والا قیمت بڑھاتا تھا اور چیز بیچنے والا قیمت گراتا تھا۔ اور یہاں یہ حال ہے کہ دو دو آنے کی چیز بعض دفعہ دس دس روپے میں فروخت کی جاتی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ خریدار بھی دوکانداروں کو نقصان پہنچانے کی کوشش نہ کریں۔ اور دوکاندار بھی گاہکوں کو فریب سے گندی چیزیں نہ دیں اور نہ ماپ اور تول میں انہیں نقصان پہنچانے کی کوشش کریں۔

روحانی پودہ

الفضل ایک روحانی پودہ ہے جسے ہمارے مقدس امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہٗ نے اپنے مقدس ہاتھوں سے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مبارک عہد میں لگایا تھا۔ آپ اس کی اشاعت کو وسعت دے کر اس کی آبپاشی کیجئے۔

(مینیجر الفضل)

درخواست دعا

میرے بھائی عزیز فیاض احمد نے میٹرک کا امتحان دیا ہوا ہے۔ احباب سے اس کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ریاض احمد باجوہ ربوہ

جنوبی افریقہ میں تبلیغ اسلام

جلسوں تقاریر اور تقسیم لٹریچر کے ذریعے پیغام حق پہنچانے کی مساعی

(مرسلہ وکالت تبشیر ربوہ)

جنوبی افریقہ میں اگرچہ ہمارا مبلغ موجود نہیں لیکن اس کے باوجود ہماری وہاں کی جماعت نہایت باقاعدگی سے تبلیغی سرگرمیاں جاری رکھتی ہے۔ یوم التبلیغ مناتی ہے۔ جلسے منعقد ہوتے ہیں اور اسی طرح تربیت کا کام بھی جاری ہے۔

حال ہی میں وہاں سے ایم خلیف صاحب کی جو رپورٹ موصول ہوئی ہے اس سے معلوم ہوا ہے کہ اس ماہ بھی حسب معمول یوم التبلیغ منایا گیا جس میں "افریقہ میں اسلام" کتاب تقسیم کی گئی۔ مشن خود بھی بعض ٹریکٹ شائع کر رہا ہے Mr. A. Cloete نے سورہ جمعہ کی آیت وَ اٰخرین منھم لما یلحقوا بھم پر لیکچر دیا محترمہ مس عزیزہ ابراہیم ۳ جون کو "دعا کی اہمیت" پر تقریر کریں گی

مشن ہاؤس میں ایسے احباب تشریف لاتے رہے جو اسلام میں دلچسپی رکھتے ہیں انھیں مناسب معلومات بہم پہنچائی جاتی رہیں زیادہ توجہ افریقن احباب کی طرف دی جاتی رہی اور آئندہ بھی ان کی طرف ہی توجہ مبذول رکھنے کا ارادہ ہے بلکہ اس طرف کام تیز تر کیا جائے گا لندن کے مسلم ہیرلڈ کے لئے بھی تین خریدار بنائے ہیں مزید کے لئے کوشش کی جا رہی ہے

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانح مبارک کے متعلق جو کمپنی فلم بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اسے احتجاج کا خط لکھا۔ اور ہم اپنے ملک کے صدر کو خط لکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں کہ ہمارے ملک میں رسوائے عام کتاب "عائشہ" کی اشاعت (جنوبی افریقہ میں) ممنوع قرار دی جائے۔

عید الاضحیٰ ۱۵ مئی کو منائی گئی مشن ہاؤس کا کمرہ احباب سے بھرا ہوا تھا مکرم ایچ ابراہیم صاحب نے خطبہ ارشاد فرمایا جو ہم انشاء اللہ اپنے ماہوار رسالہ العصر میں شائع کریں گے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جنوبی افریقہ میں مشن کو زیادہ سے زیادہ خدمت اسلام کی توفیق بخشے اور یہ ملک بھی اسلام کے نور سے منور ہو؟

بقیہ لیڈر صفحہ ۲ سے آگے

نام باقی رہ جائے گا اور قرآن کی صرف تحریر رہ جائے گی اسلام کا مغز کہیں نظر نہ آئے گا اور قرآن کے معنی کسی پر روشن نہ ہوں گے۔

پس اے عزیزو! سلسلہ احمدیہ کا قیام اسی سنت قدیمہ کے ماتحت ہوا ہے اور انہی پیشگوئیوں کے مطابق ہوا ہے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ سے پہلے انبیاء نے اس زمانہ کے متعلق بیان فرمائی ہیں۔

(احمدیت کا پیغام صفحہ ۲۳، ۲۴، ۲۵)

پس جماعت احمدیہ نے اپنے دعاوی کے لئے نہایت محکم دلائل رکھتی ہے جو کسی دوسری جماعت کو حاصل نہیں۔ نہ صرف یہ کہ کسی دوسری جماعت کو حاصل نہیں بلکہ اس زمانہ میں ایک بھی ایسی جماعت نہیں جو ان پیشگوئیوں کے بل پر کھڑی ہوئی ہو جو قرآن کریم اور احادیث نبوی میں اس زمانے کے متعلق پائی جاتی ہیں یہی نہیں کہ جماعت احمدیہ نے صرف دعاوی کر دیئے ہوں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے کاموں میں ایسی برکات نازل کی ہیں کہ وہ خود بول رہی ہیں کہ ؎

زفرق تا بقدم ہر کجا کہ مے نگرم
کرشمہ دامن دل مے کشد کہ جا اینجاست

الغرض مسلمانوں کا دینی اتحاد صرف ایسی جماعت ہی کی صورت میں وجود پذیر ہو سکتا ہے جو اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑی ہوئی ہو۔ جو خلافت علی منہاج نبوت کے دعوے سے کھڑی ہوئی ہو جس پر وہ تمام پیشگوئیاں پوری اترتی ہوں جو قرآن کریم اور صحف قدیم میں اس زمانے کے مصلح ربانی کے متعلق پائی جاتی ہیں جس کے متعلق نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے زبردست پیشگوئیاں کی ہوئی ہیں اور جس [illegible] کا ایک نام الامام المہدی اس لحاظ سے ہے کہ وہ امت محمدیہ ہی کا ایک فرد ہوگا دوسرا نام مسیح ابن مریم اس لحاظ سے ہے کہ وہ ملت اسلامیہ کے لئے وہی کام کرے گا جو مسیح ناصری علیہ السلام نے بنی اسرائیل کے لئے کیا اگرچہ ان دونوں میں یہ فرق ہوگا کہ پہلا صرف موسیٰ علیہ السلام کا جانشین تھا مگر وہ سیدنا حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جانشین ہوگا۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ تم اپنی اپنی الگ جماعتیں نہ بناؤ۔ بناؤ بے شک ایسی جماعتیں ضمنی طور پر کوئی اچھا کام بھی الگ الگ نوعیت کا کر سکیں تو کوئی ہرج نہیں مگر وہ کام جو اسلام کی عالمگیر تجدید و احیاء کے ساتھ وابستہ ہے وہ صرف مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت سے ہی سرانجام پانا مقدر ہو چکا ہے اور ہمارا علی وجہ البصیرت ایمان ہے کہ یہ کام اللہ تعالےٰ نے ہمارے سپرد کیا ہے اور وہی ہمیں اس کی تکمیل کی توفیق دیتا ہے اور دیتا رہے گا۔

جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

خواہ کوئی "نظام ربوبیت" یا "طلوع اسلام" کے شاعرانہ ناموں سے جماعت بنائے۔ یا "حکومت الٰہیہ" کے نام پر وہ حقیقی طور پر کبھی یہ کام سرانجام نہیں دے سکتا کیونکہ جب تک کوئی اس دعوے کے ساتھ نہ کھڑا ہو کہ اللہ تعالےٰ نے اس کو اس کام کے لئے مبعوث کیا ہے اور وہ واقعی نہ کہ شاعرانہ طور پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے تجدید و احیائے دین کے لئے کھڑا ہوا ہو قرآن کریم اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیوں کی رو سے وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا کیونکہ آپ کی عقلی آنکھ کی بینائی بھی اس وقت تک بیکار ہے جب تک اللہ تعالےٰ کا آفتاب عالمتاب اپنی شعاع کے نور سے فضا کو منور نہ کر دے۔

حضرت سید عبداللطیف صاحب شہیدؓ کی یاد میں

(ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب خاکی - بی اے راولپنڈی)

مضطرب ہے کس قدر ان شعلہ سامانوں کی خاک
اڑ گئی راہِ وفا میں تیرے دیوانوں کی خاک

کیمیائے دولت جاوید ہیں تیرے شہید
کم نہیں اکسیر سے ان تیرے پروانوں کی خاک

ایک قربانی سے پیدا سینکڑوں عاشق ہوئے
کس قدر زرخیز ہے ان پاک دامانوں کی خاک

زندۂ جاوید ان کو کر دیا ہے عشق نے
موت سے زندہ ہوئی ہے ان کے ارمانوں کی خاک

پا گیا قرب الٰہی حضرت عبداللطیف
رشک اس کی خاک پر کرتی ہے سلطانوں کی خاک

کشتگانِ خنجرِ تسلیم ہیں یہ سرفروش
درس دیتی ہے وفا کا ایسے انسانوں کی خاک

دل جو ہیں خالی تہی سوزِ درونِ عشق سے
کام کیا خاک آئیگی ان سست پیمانوں کی خاک

تقریب شادی

مورخہ یکم جولائی ۶۲ء کو میرے لڑکے کرامت اللہ کی تقریب شادی عمل میں آئی عزیزم کا نکاح ۱۵ جون ۶۲ء کو عزیزہ آمنہ خاتون بنت قریشی احمد حسین صاحب محلہ سیلانی ٹولہ بریلی (یو پی انڈیا) کے ساتھ ہوا تھا یکم جولائی کو احمد نگر ضلع جھنگ تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جس میں ربوہ اور احمد نگر کے بہت سے احباب شریک ہوئے برادرم مکرم ملک فضل حسین صاحب نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی اور مورخہ ۲ جولائی ۶۲ء کو عزیزم کرامت اللہ کی دعوت ولیمہ ہوئی جس میں بہت سے احباب نے شرکت کی دعوت کے اختتام پر برادرم مولوی سید احمد علی صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی بزرگان سلسلہ درویشان قادیان اور دیگر احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے بابرکت کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین ثم آمین۔

(خاکسار ولایت حسین دکاندار محلہ دارالرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ)

تاریخ اسلام

شاہان اسلام کی رواداریاں

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

(۶)

شیر شاہ سوری

اس نامور اور نیک دل بادشاہ کا نسب نامہ غوری خاندان سے ملتا ہے۔ ہم جب اس کی طرز حکومت دیکھتے ہیں تو اس کی عظمت نظروں میں دوبالا ہو جاتی ہے اس بادشاہ کا زمانہ بہت مختصر رہا۔ یعنی صرف چھ سال اس نے حکومت کی اس عرصہ میں وہ مصروف جنگ بھی رہا مگر اس تھوڑی سی مدت میں اس نے ملک کے محاصل زمین کی پیمائش۔ اور "رفاہ عام" کے ایسے شاندار کارنامے کئے کہ پچھلے مسلمان بادشاہوں کی تاریخ میں بھی اس کی نظیر نہیں ملتی۔ اس مختصر مدت میں شیر شاہ کا بنگال سے پشاور تک ایک کشادہ سڑک کا بنانا۔ ہر میل پر مسافروں کے قیام کے لئے سرائیں تعمیر کرانا۔ سڑکوں کے کنارے سایہ دار اور پھلدار درختوں کا لگانا پھر ان سراؤں میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے لئے الگ الگ کھانے پینے کا انتظام کرنا۔ اس کی مختصر سی زندگی کا کتنا بڑا کارنامہ ہے۔ ہم شیر شاہ سوری کے پورے عہد حکومت کو پنج سالہ منصوبہ بندی یا [illegible] کہہ سکتے ہیں۔ ہمارے پنج سالہ منصوبے میں بھی [illegible] کی تعمیر شامل ہے۔ لیکن جب ہم شیر شاہ سوری کی سرائیں، چاہ، کنوئیں اور درخت لگانے کا منصوبہ دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے پلان اور منصوبے سے زیادہ ان کے پلان اور منصوبے پر عمل کیا گیا۔ شیر شاہ سوری کی پوری زندگی شاہانہ رواداری و فیاضی کی ایک تصویر ہے انہوں نے اس مختصر سی مدت میں ملک بھر میں جیسا صاف ستھرا انتظام حکومت جاری کیا وہ شیر شاہ کا معجزہ ہی معلوم ہوتا ہے۔

سلطان سلیم

شیر شاہ سوری کے بیٹے سلطان سلیم نے باپ کے آثار کو اور ترقی دی۔ لیکن ان کے بعد سلطنت کی باگ ڈور پھر مغلیہ خاندان کے ہاتھ میں آگئی

اکبر بادشاہ

شہنشاہ اکبر جب ہندوستان کے تاج و تخت کا وارث ہوا اس وقت ان کے سامنے شیر شاہ سوری کی حکومت کا نمونہ تھا۔ ظہیر الدین بابر یا ہمایوں نے ورثہ میں کوئی مستقل نظام حکومت نہیں چھوڑا تھا۔ اس لئے شہنشاہ اکبر نے شیر شاہ سوری ہی کی پالیسی کو اپنی حکومت کا نقطۂ مرکزی بنایا۔ اس کا نتیجہ ظاہر ہے۔ وہ ہندوستان کا سب سے روادار اور فیاض بادشاہ مشہور ہوا۔

جہانگیر بادشاہ

شہنشاہ اکبر کے بعد ہندوستان کے "اورنگ حکومت" پر شہنشاہ سلیم جہانگیر بیٹھا" تزک جہانگیری" میں ہے کہ اس نے تخت نشینی کے بعد بارہ احکام جاری کئے جن میں سے بعض احکام کا میں ذکر کرتا ہوں

۱۔ سلطان کے محل سے جمنا کے کنارے تک ایک زنجیر عدل لٹکائی جائے۔ محل کے ہر گوشے میں کے ساتھ گھنٹے بندھے ہوں۔ جب کوئی مظلوم یا دکھی بادشاہ سے کوئی فریاد کرنی چاہے تو وہ بے خوف و خطر یہ زنجیر کھینچے بادشاہ فوراً اس کی فریاد سنے گا۔ دن رات کی جس گھڑی میں بھی فریادی جائے وہ زنجیر کھینچ سکتا تھا۔

اس زنجیر عدل کا نتیجہ یہ ہوا کہ فریادی کو بادشاہ کے دربار تک پہنچنے میں کوئی روک نہ رہی۔ شہنشاہ جہانگیر جانتا تھا کہ حاجب۔ دربان اور امراء سلطنت مظلوموں کو بادشاہ تک پہنچنے نہیں دیتے۔ اسی لئے انہوں نے اپنے محل سے جمنا کے کنارے تک یہ زنجیر عدل لٹکا دی۔

شہنشاہ جہانگیر نے دوسرا حکم یہ نافذ کیا۔

۲۔ سن جلوس ، ہر ہفتہ دو دن یعنی جمعرات اور اتوار کو ہر قسم کا ذبیحہ ممنوع ہوگا۔

ان احکام میں ایک حکم یہ بھی تھا کہ

۳۔ ہر بڑے شہر میں شفاخانے بنوائے جائیں اور اس کے سارے اخراجات خزانۂ شاہی سے ادا کئے جائیں۔

آگرہ

شہنشاہ جہانگیر کی تاجپوشی آگرے میں ہوئی۔ حملہ تیموری کے بعد آگرہ ہی ہندوستان کا پایۂ تخت بن گیا تھا۔ جہانگیر نے اپنی تزک میں آگرے کی آبادی کا حال بھی لکھا ہے وہ منجملہ اور باتوں کے یہ بھی لکھتا ہے کہ آگرے کے رہنے والے کسب ہنر اور طلب علم میں بہت کوشش کرتے ہیں۔ اور ہر دین و مذہب کے لوگ یہاں رہتے ہیں۔

شاہجہان اور عالمگیر

شہنشاہ شاہجہان کے متعلق معلوم ہے کہ اس نے اکبر اور جہانگیر کی پالیسی کو ترقی دی۔ لیکن شہنشاہ اکبر کے زمانہ سے آئین حکومت میں اصلاحات و ترقی کا سلسلہ جاری تھا۔ "ابو الفضل" کا آئین اکبری اور "اکبر نامہ" اور بعد کے مورخوں کی کتب اس پر شاہد ہیں۔

شہنشاہ جہانگیر کا جلوس شاہی کے بعد ہی یہ اعلان کرنا کہ اب ہمارے قلم رو میں کسی مجرم کا مثلہ نہ کیا جائے۔ یعنی اعضا کاٹنے کی سزا نہ دی جائے۔ قانون تعزیرات کی زبردست اصلاح تھی۔ اور واقعی عہد جہانگیر سے دولت مغلیہ میں مثلہ کی سزا بند ہو گئی۔ (تزک جہانگیری)

فوجی نقل و حرکت کے نقصان کا معاوضہ

دوسری زبردست اصلاح عہد شاہجہان میں فوجی نقل و حرکت کے متعلق ہوئی۔ شاہجہان نے جب شہزادہ مراد کو بلخ اور قندھار کی مہم پر روانہ کیا اور وہ وہاں کی مہم کے بعد حکم سلطانی کی خلاف ورزی میں ملتان میں نظر بند کر دیا گیا۔ تو شاہجہان نے سعد اللہ خان کو بلخ اور قندھار کا سربراہ مقرر کیا۔ شاہجہان نے انہیں جو احکام دئے ان میں ایک حکم یہ بھی تھا کہ :۔

فوج کی نقل و حرکت سے رعایا کا جو نقصان ہوا ہو۔ اس کا معاوضہ نقد سکہ کی صورت میں دیا جائے۔

سرکاری ملازموں کو قرضہ

اور دوسرا حکم یہ تھا کہ :۔

حاجتمندوں کو تین ماہ کی تنخواہ کے برابر خزانہ شاہی سے قرض دیا جائے۔

(دولت مغلیہ کی ہیئت مرکزی)

ان تینوں احکام سے ظاہر ہے کہ مغل بادشاہ نظام حکومت کو شائستہ و شستہ بنانے میں کیسی رواداری سے کام لے رہے تھے۔ بلکہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ آج فوجی نقل و حرکت اور سرکاری ملازموں کے بارے میں جو قوانین بنائے جا رہے ہیں۔ عہد مغلیہ میں ان اصلاحات کی بنیاد پڑ چکی تھی۔

شہنشاہ عالمگیر

عموماً عہد شاہجہاں میں اکبر اور جہانگیر ہی کی پالیسی کو ترقی دی گئی۔ البتہ شہنشاہ عالمگیر کا دور ایک انقلابی دور کہلاتا ہے لیکن سچ پوچھئے تو انہوں نے حکومت کی بنیادی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ بلکہ اسے اور ٹھوس بنیادوں پر قائم کیا۔

ایک مرتبہ شہنشاہ عالمگیر سے پوچھا گیا کہ آپ حکومت کے کاروبار میں ہندوؤں کو کیوں شریک کرتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ سیاست و حکومت کے معاملے میں مذہب ہندو مسلم تفریق کی اجازت نہیں دیتا۔ انہوں نے کہا کہ

لکم دینکم ولی دین
تمہارے لئے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین

ہملٹن کے حوالے

اورنگ زیب عالمگیر کی موافقت و مخالفت میں بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ میں اس جگہ ایک یورپین سیاح کپتان ہملٹن کے سفر نامے سے چند اقتباسات نقل کرتا ہوں۔ اس سے معلوم ہوگا کہ عالمگیر عہد حکومت میں مذہبی آزادی کا کیا عالم تھا وہ شہر ٹھٹھہ کے بیان میں لکھتا ہے کہ

شہر ٹھٹھہ

ریاست کا مسلمہ مذہب اسلام ہے۔ لیکن تعداد میں اگر دس ہندو ہیں تو ایک مسلمان ہے۔ ہندوؤں کے ساتھ مذہبی رواداری پوری طور پر برتی جاتی ہے۔ وہ اپنے بت رکھتے ہیں اور تہواروں کو اسی طرح مناتے ہیں جس طرح اگلے زمانے میں کرتے تھے۔ جب بادشاہت خود ہندوؤں کی تھی وہ اپنے سفر نامے کے دوسرے مقام پر لکھتے ہیں کہ پارسی بھی ہیں اور وہ اپنے رسوم مذہب زرتشت کے مطابق ادا کرتے ہیں عیسائیوں کو پوری آزادی ہے کہ وہ اپنے گرجے بنائیں اور اپنے مذہب کی تبلیغ کریں اور بعض مرتبہ وہ اس میں کامیاب بھی ہو جاتے ہیں۔

شہر سورت

یہی سیاح شہر سورت کے متعلق لکھتا ہے کہ اس شہر میں تخمیناً سو مختلف مذاہب کے لوگ رہتے ہیں۔ لیکن ان میں کبھی کوئی سخت جھگڑے ان کے اعتقادات اور طریق عبادت کے متعلق نہیں ہوتے۔ ہر ایک کو پورا اختیار ہے کہ جس طرح چاہے اپنے طریقے سے اپنے معبود کی پرستش کرے۔ صرف اختلاف مذہب کی بنا پر کسی کو تکلیف دینا ان لوگوں میں مفقود ہے۔

(سفر نامہ ہملٹن)

(باقی)

انصاراللہ کے اعلانات

چند اہم تربیتی امور

نماز باجماعت حضرت امیرالمومنین مصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"میں نے اپنے تجربہ میں نماز باجماعت سے بڑھ کر اور کوئی چیز نیکی کے لئے ایسی موثر نہیں دیکھی۔ سب سے بڑھ کر نیکی کا اثر کرنے والی نماز باجماعت ہی ہے"۔ (تفسیر کبیر بحوالہ انصاراللہ اگست ۱۹۶۱ء)

اسلامی شعار۔ داڑھی عرب صاحب نے ڈاڑھی کے متعلق پوچھا حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے فرمایا:۔

"ہر ایک انسان کے دل کا خیال ہے بعض ڈاڑھی مونچھ منڈوانے کو خوبصورتی سمجھتے ہیں مگر میں اس سے ایسی سخت کراہت کرتا ہوں کہ سامنے ہو تو کھانا کھانے کو جی نہیں چاہتا۔ ڈاڑھی کا جو طریق انبیاء اور راستبازوں نے اختیار کیا ہے وہ بہت پسندیدہ ہے البتہ اگر بہت لمبی ہو تو ایک مشت رکھ کر کٹوا دینی چاہیئے۔ خدا نے یہ ایک امتیاز عورت اور مرد کے درمیان رکھ دیا ہے"۔ (بدر ۱۰/۳۱ /۱۹۰۷ و ۱۹۰۳/۲/۶)

اسلامی شعار پردہ حضرت امیرالمومنین مصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"ان لوگوں کو جو اپنی بیویوں کو بے پردہ رکھتے ہیں تنبیہہ کرتا ہوں اور انہیں اپنی اصلاح کی طرف توجہ دلاتا ہوں"۔ (خطبہ جمعہ ۶ رجون ۱۹۵۸ء)

اطاعت۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اسلام کے دو حصے ہیں۔ ایک یہ کہ خدا کی اطاعت کریں دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو خدا تعالیٰ ہمیں صاف تعلیم دیتا ہے کہ جس بادشاہ کے زیر سایہ امن کے ساتھ بسر کرو اس کے شکرگزار اور فرمانبردار بنے رہو۔ . . . سو اگر ہم سرکشی کریں تو گویا اسلام اور خدا اور رسول سے سرکشی کرتے ہیں اس صورت میں ہم سے زیادہ بددیانت کون ہو گا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے قانون اور شریعت کو ہم نے چھوڑ دیا"۔ (شہادۃ القرآن صفحہ ۹۱)

سچائی حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اور منجملہ انسان کی طبعی حالتوں کے جو اس کی فطرت کا خاصہ ہے سچائی ہے۔ انسان جب تک کوئی غرض نفسانی اس کی محرک نہ ہو۔ جھوٹ بولنا نہیں چاہتا اور جھوٹ کے اختیار کرنے میں ایک طرح کی نفرت اور قبض اپنے دل میں پاتا ہے اسی وجہ سے جس شخص کا صریح جھوٹ ثابت ہو جائے اس سے ناخوش ہوتا ہے اور اس کو تحقیر کی نظر سے دیکھتا ہے لیکن یہی طبعی حالت اخلاق میں داخل نہیں ہو سکتی بلکہ بچے اور دیوانے بھی اس کے پابند رہ سکتے ہیں سو اصل حقیقت یہ ہے کہ جب تک انسان ان نفسانی اغراض سے علیحدہ نہ ہو جو راست گوئی سے روک دیتے ہیں تب تک حقیقی طور پر راست گو نہیں ٹھہر سکتا"۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی)

پان، حقہ، زردہ (تمباکو) افیون حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"عمدہ صحت کو کسی بے ہودہ سہارے سے کبھی ضائع کرنا نہیں چاہیئے شریعت نے خوب فیصلہ کیا ہے کہ ان مضر صحت چیزوں کو مضر ایمان قرار دیا ہے اور ان سب کی سردار شراب ہے یہ سچی بات ہے کہ نشوں اور تقوٰی میں عداوت ہے افیون کا نقصان بھی بہت بڑا ہوتا ہے۔ طبی طور پر یہ شراب سے بھی بڑھ کر ہے اور جس قدر قویٰ لیکر انسان آیا ہے ان کو ضائع کر دیتی ہے"۔ (الحکم ۱۰/۷/۱۹۰۲)

تعلیم حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ضرور ہے کہ انواع رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو جیسا کہ پہلے مومنوں کے امتحان ہوئے۔ سو خبردار رہو ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ۔ زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہو۔ جب کبھی تم اپنا نقصان کرو گے تو اپنے ہاتھوں سے نہ دشمن کے ہاتھوں سے اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے تو خدا تمہیں ایک لازوال عزت آسمان پر دے گا سو تم اس کو مت چھوڑو اور ضرور ہے کہ تم دکھ دیئے جاؤ اور اپنی کئی امیدوں سے بے نصیب کئے جاؤ۔ سو ان صورتوں سے تم دلگیر مت ہو کیونکہ تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے کہ تم اس کی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو۔ اور گالیاں سنو اور شکر کرو اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو"۔ (کشتی نوح صفحہ ۲۲)

(قائد تربیت انصاراللہ مرکزیہ)

داخلہ شروع

طب یونانی اور ہومیوپیتھی کے لئے صرف چھ ماہ میں ریگولر یا بذریعہ ڈاک داخلہ لے کر لیکچروں سے تعلیم اور سند حاصل کریں۔ پراسپکٹس مفت طلب کریں۔

پرنسپل مسلم میڈیکل کالج (رجسٹرڈ) ۱۲/۵ ریاست باغ لاہور

"ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے"

مخیر احباب کیلئے سنہری موقعہ

مربی سلسلہ احمدیہ مکرم عبدالمالک خاں صاحب متعین غانا کے متعلق مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم مبلغ انچارج غانا (مغربی افریقہ) نے اطلاع دی ہے:۔

"مکرم مولوی عبدالمالک خاں صاحب نے اپنی اہلیہ صاحبہ محترمہ سرور سلطانہ صاحبہ کی طرف سے مسجد جرمنی (فرینکفورٹ) کے لئے گیارہ پونڈ چھ شلنگ خاکسار کو ادا کر دیئے ہیں جو کیپ کوسٹ جانے پر جمع کرا دوں گا"۔

مساجد ممالک بیرون کی مد میں ڈیڑھ صد روپیہ کی ادائیگی سے ان کو جدائمی دعائیں حاصل کرنے کا مقام حاصل ہو جاتا ہے وہ ایسا نہیں کہ چھوڑا جائے مخیر احباب جن کے لئے ایسی مبارک تحریک میں حصہ لینا کوئی بھی مشکل نہیں توجہ فرمادیں کہ مرکزی کارکنان جو معمولی گزارے لیتے ہیں اس میں شامل ہونے کا کتنا اہتمام کرتے ہیں خواہ انہیں اس کی خاطر تکلیف ہی اٹھانا پڑے

قارئین کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم خاں صاحب اور ان کے اہل وعیال پر اپنی رحمت کا سایہ رکھے اور انہیں اجر عظیم سے نوازے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

خانہ خدا کی تعمیر کے لئے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ ادا کرنے والے مخلصین

(فہرست نمبر ۶۲)

ذیل میں ان مخلصین کے اسماء گرامی تحریر کئے جاتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے مسجد احمدیہ فرینکفورٹ (جرمنی) کی تعمیر کے لئے کم از کم ڈیڑھ صد یا اس سے زائد روپیہ تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

۴۴۵۔ روپے

۴۴۵۔ مکرم شیخ محمد حسین صاحب دودھاں آف کلکتہ چنیوٹ ضلع جھنگ ۰۰ — ۱۵۰

۴۴۶۔ محترمہ مسز این ایم صاحبہ 25 ایمپرس روڈ لاہور ۰۰ — ۲۰۰

۴۴۷۔ محترمہ منیر بیگم صاحبہ دختر چوہدری محمد اصغر صاحب کوٹ ضلع شیخوپورہ ۰۰ — ۱۵۰

۴۴۸۔ مکرم ڈاکٹر مدار بخش صاحب گجرات شہر ۰۰ — ۱۵۵

۴۴۹۔ مکرم چوہدری عزیز اللہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ عارف والہ ضلع منٹگمری ۰۰ — ۱۵۰

۴۵۰۔ مکرم ظفر احمد مشتاق احمد صاحب ڈھاکہ مشرقی پاکستان ۰۰ — ۲۰۰

۴۵۱۔ محترمہ سرور سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی عبدالمالک خاں صاحب کراچی ۰۰ — ۱۵۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ایک طالب علم کا مالی جہاد میں شمولیت کا جذبہ

مکرمی ملک بشیرالدین صاحب قمر متعلم جماعت دہم آف نیاز نگر لکھتے ہیں کہ:۔

"خاکسار درجہ دہم کا طالب علم ہے اور چاہتا ہوں کہ اپنے بزرگوں کی طرح کچھ قربانی کر سکوں۔ اللہ تعالیٰ نے میری یہ خواہش پوری کرنے کا موقع بہم فرمایا اس کا جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہے خاکسار اپنے جیب خرچ میں سے ہجرت کے بعد قادیان میں چندہ ادا کرتا رہا ہے مہربانی کر کے ۱۹۶۰ء تک بقایا ادا کرنے والوں میں شامل فرمالیں"۔

قارئین کرام دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ان کی خواہش اپنے فضل سے پوری فرمائے اور تحریک جدید کے مالی جہاد میں ہر نوجوان کو شمولیت کی سعادت نصیب ہو۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

دوسروں کی نگاہ اور آپ کا ذوق

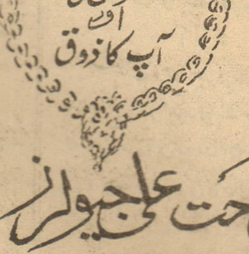

فرحت علی جیولرز

۲۹ کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور

فون ۲۶۲۳

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے (مینیجر)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو معہ دلائل تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔

(اسسٹنٹ سکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۶۳۴ ۔ مَیں غلام محمد ولد مولا بخش صاحب قوم بھٹی پیشہ تجارت عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت بذریعہ خط ۱۹۰۶ء دستی ۱۹۱۷ء ساکن محلہ دارالیمن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۵-۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں (قادیان دارالامان میں ایک مکان واقعہ محلہ دارالرحمت تھا جس کی اراضی دس مرلہ تھی اس میں ہم پانچ بھائی حصہ دار ہیں منقولہ جائداد میں میرے پاس ایک گھوڑا ہے جس کی قیمت اس وقت مبلغ -/۲۰۰ روپیہ ہے۔ میرا گزارہ اس گھوڑے کے ذریعہ باہر سے غلہ وغیرہ لا کر فروخت کرنے کی تجارت پر ہے جو اس وقت ماہوار آمد قریباً چالیس روپے ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی اور گھوڑے کی قیمت کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ مالک ہوگی۔ العبد غلام محمد محلہ دارالیمن ربوہ ضلع جھنگ۔ گواہ شد مبارک احمد پسر موصی۔ گواہ شد قاضی محمد منیر صدر محلہ دارالیمن ربوہ ۲-۸-۶۲-۵

نمبر ۱۶۶۳۵ ۔ میں مرزا نعیم احمد ولد حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب قوم مغل پیشہ کارکن تحریک عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۶-۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۵۰ روپے صرف ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم العبد مرزا نعیم احمد دارالصدر ربوہ۔ گواہ شد شبیر احمد ولد حافظ عبدالعزیز وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ۔ گواہ شد مرزا محمد یعقوب واقف زندگی عا تحریک جدید ربوہ ۳-۶-۶۲

نمبر ۱۶۶۳۶ ۔ میں مجیدہ بیگم بنت شیخ محمد الدین زوجہ کیپٹن ملک بشارت احمد صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر قریباً ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸-۱-۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد از قسم زیورات سنہری قریباً ۱۵ تولہ وزن کے ہیں۔ تفصیل لوکٹ ڈیڑھ تولہ قیمت اندازاً -/۲۰۰، لوکٹ اڑھائی تولہ قیمت اندازاً -/۳۳۷، کانٹے دو تولہ قیمت اندازاً -/۲۶۶، کانٹے ڈیڑھ تولہ قیمت اندازاً -/۲۰۰۔ انگوٹھیاں تین عدد وزن ایک تولہ قیمت اندازاً -/۱۳۳۔ بالیاں نصف تولہ قیمت اندازاً -/۶۶ چوڑیاں ۶ عدد وزن ۷ تولہ قیمت اندازاً -/۹۶۷ کل مالیتی -/۲۰۰۰۔ اور مہر مبلغ دو ہزار روپیہ جو تاحال میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ زیورات کی اندازاً قیمت مبلغ ایک ہزار نوسو روپیہ ہے۔ گویا موجودہ قیمت میں میری جائداد بموجب تفصیل بالا مبلغ تین ہزار نوسو روپیہ ہے۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز یہ بھی لکھ دیتی ہوں کہ اگر میری وفات کے وقت اس سے جو بھی زائد متروکہ ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک و قابض صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم حصہ جائداد کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کروں تو یہ رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی موجودہ حالت میں میری کوئی آمد نہیں لیکن اگر میری آمد کا کوئی ذریعہ بعد میں پیدا ہو گیا تو میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کو ماہوار داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ بطور چندہ حصہ آمد جمع کراتی رہوں گی ۱۸-۱-۶۲۔ الامتہ مجیدہ بیگم بیگم کیپٹن بشارت احمد۔ گواہ شد شیخ محمد الدین پنشنر مختار عام صدر انجمن احمدیہ ربوہ بقلم خود۔ گواہ شد بشارت احمد کیپٹن ۱۸-۱-۶۲۔

نمبر ۱۶۶۳۷ ۔ میں سعید احمد اعجاز ولد احمد دین قوم راجپوت (پال) پیشہ ملازمت عمر ۴۸½ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۴۹ء محلہ جنڈا نوالہ سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ راگست ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میرے نام پر ذاتی علیحدہ جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں۔ البتہ مشترکہ جائداد بصورت ایک مکان رہائشی محلہ جنڈا نوالہ اور پلاٹ زمین سفید محلہ رام تلائی سیالکوٹ ہے۔ اسکی تقسیم ہونے پر اپنے حصہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ -/۷۶۵ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ العبد سعید احمد اعجاز پتہ حال ۱۱۲/۱۲ سمن آباد لاہور۔ گواہ شد چوہدری غلام احمد سیکرٹری وصایا حلقہ اسلامیہ پارک لاہور۔ گواہ شد نصیر الحق خان احمدی ۱۷۶/N سمن آباد لاہور۔

نمبر ۱۶۶۳۸ ۔ میں سمیع اللہ ولد چوہدری حاکم علی صاحب مرحوم قوم وڑائچ پیشہ تعلیم عمر تقریباً ۱۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۹ پنیار ڈاک خانہ خاص ضلع سرگودہا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱-۵-۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے اراضی نہری گیارہ گھماؤں واقع چک ۹ پنیار ضلع سرگودہا مالیتی بائیس ہزار روپے جو میری ملکیت ہے میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کرکے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری والدہ کی طرف سے مجھے مبلغ پچیس روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ العبد سمیع اللہ بقلم خود۔ گواہ شد ظفر اللہ ولد چوہدری حاکم علی صاحب مرحوم سکنہ چک ۹ پنیار ضلع سرگودہا۔ گواہ شد حمید اللہ ولد چوہدری حاکم علی صاحب چک ۹ پنیار ضلع سرگودہا۔

نمبر ۱۶۶۳۹ ۔ میں چوہدری مختار احمد ولد چوہدری محمد بخش صاحب مرحوم قوم جٹ پیشہ محنت مزدوری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حال چک ۵۵ ایم بی ڈاکخانہ خوشاب ضلع سرگودہا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶-۲-۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری زمین اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میرے پاس صرف ایک بھینس ہے جس کی قیمت اندازاً -/۵۰۰ روپیہ ہے اور ایک دیسی سیکنڈ ہینڈ سائیکل ہے جس کی قیمت اندازاً -/۱۰۰ روپیہ ہے۔ میری متفرق آمدنی ماہوار -/۳۰ روپے ہے میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں اس کے علاوہ میری کوئی جائداد و آمد نہیں ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ میری زندگی میں کوئی جائیداد عطا فرمائے یا ماہوار زائد آمد کی صورت پیدا کرے تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز مصالح قبرستان بہشتی مقبرہ ربوہ کو کرتا رہوں گا انشاء اللہ تعالیٰ اور اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ میرے مرنے پر جو میرا مزید ترکہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میں اپنی زندگی میں جو رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں داخل کروا کر رسید حاصل کروں وہ رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وتب علینا انک انت التواب الرحیم۔

العبد مختار احمد بقلم خود چک ۵۵ تحصیل خوشاب حال خوشاب ضلع سرگودہا گواہ شد محمد اسماعیل دانش پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ خوشاب ۶-۲-۶۲ گواہ شد چوہدری عبدالکریم شاہد کاٹھ گڑھی مربی سلسلہ عالیہ ضلع سرگودہا ۶-۲-۶۲۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت

چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے!

ہر انسان کیلئے

ایک ضروری پیغام

بزبان اردو۔ کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن

امتناعی نظربندی کے قوانین میں ترمیم کا بل سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا

"بورڈ کے ارکان میں اختلاف کی صورت میں کسی شخص کو نظربند نہیں رکھا جائے گا" (وزیر خارجہ)

راولپنڈی ۶۔ جولائی۔ قومی اسمبلی نے امتناعی نظربندی کے قوانین میں ترمیم کا بل سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا ہے۔ ترمیمی بل میں یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ سپریم کورٹ کے جج کی صدارت میں نظربندوں کے مقدمات کا جائزہ لینے کے لئے ایک بورڈ قائم کر دیا جائے جو وقتاً فوقتاً نظربندوں کے مقدمات کا جائزہ لیتا رہے۔

وزیر داخلہ مسٹر حبیب اللہ نے امتناعی نظربندی کے قوانین میں ترمیم کا بل بحث کے لئے پیش کیا تو پارلیمنٹ کے ایک رکن مسٹر عزیز الدین نے یہ تجویز پیش کی کہ یہ بل سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔ اس تجویز کے متعلق ڈیڑھ گھنٹہ تک بحث ہوئی جس میں متعدد ارکان نے حصہ لیا۔ ممبروں نے اس خیال سے اتفاق کیا کہ قومی سالمیت ہر حالت میں برقرار رکھنی چاہیئے۔ لیکن انفرادی آزادی بھی بڑی اہمیت رکھتی ہے اس لئے اس بات کا انتظام ہونا چاہیئے کہ کسی شخص کو مقدمہ چلائے بغیر نظربند نہ رکھا جائے۔ ممبروں نے مقدمہ چلائے بغیر تین ماہ تک نظربند رکھنے کی میعاد مزید کم کرنے کا مطالبہ کیا۔ بحث کے دوران وزیر خارجہ مسٹر محمد علی نے ممبروں کو یقین دلایا کہ اگر بورڈ کے دو ممبروں کے درمیان کسی بناء پر فیصلہ کے متعلق اختلاف ہو تو ایسی صورت میں کسی کو نظربند نہیں رکھا جائے گا۔ سلیکٹ کمیٹی ہفتہ کی صبح تک اپنی رپورٹ پیش کر دے گی۔

مشرقی پاکستان میں تیل صاف کرنے کے کارخانہ کا قیام

راولپنڈی ۶ر جولائی۔ مرکزی حکومت کو مشرقی پاکستان میں تیل صاف کرنے کا کارخانہ قائم کرنے کے متعلق بارہ تجاویز موصول ہوئی ہیں۔ مرکزی حکومت اس کارخانہ کے قیام کی تجاویز کا گہری توجہ سے مطالعہ کر رہی ہے توقع ہے کہ مجوزہ کارخانہ صوبہ کی صاف تیل کی ضرورتیں پوری کر سکے گا ابتداء میں کارخانہ پانچ لاکھ ٹن تیل سالانہ صاف کرے گا۔

توقع ہے کہ ۶۵ء تک سالانہ تیل صاف کرنے کی مقدار آٹھ لاکھ ٹن ہو جائے گی۔

پاکستان ویسٹرن ریلوے ——— لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

درج ذیل زون ورکس کے لئے برائے سال ۶۳-۱۹۶۲ء سال مختتمہ ۳۰ر جون ۶۳ء ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس کی اساس پر لیبر اور میٹیریل پرسنٹیج ریٹ معہ ریلوے برکس بمعہ مہر ٹنڈر مطلوب ہیں زیر دستخطی ٹنڈر مجوزہ فارموں پر جو اس دفتر سے بہ ادائیگی ایک روپیہ فی کاپی ۱۶ر جولائی ۶۲ء ساڑھے گیارہ بجے تک دستیاب ہو سکتے ہیں ساڑھے بارہ بجے تک وصول کریں گے۔ یہ اسی روز ساڑھے بارہ بجے بر سر عام کھولے جائیں گے۔

نمبر شمار	کام کا نام	تخمینہ لاگت ٹنڈر پرسنٹیج	زربیعانہ جو ڈویژنل پے ماسٹر پی ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرایا جائے گا۔
۱	ورکس زون		
	سب ڈویژن علک وزیر آباد		
A	زون نمبر ۲ انسپکٹر آف ورکس وزیر آباد کے سیکشن میں۔ (گوجرانوالہ بشمول تا شاہدرہ ماسوائے)	۹۰۰۰۰/- روپے	۱۰۰۰/- روپے
B	زون نمبر ۳ انسپکٹر آف ورکس سیالکوٹ کے سیکشن میں۔	۹۰۰۰۰/- روپے	۱۰۰۰/- روپے
	سب ڈویژن نمبر ۶ لائل پور		
C	زون نمبر ۵ انسپکٹر آف ورکس لائل پور کے سیکشن میں۔ (چک جھمرہ ماسوائے تا سنڈیوالی ماسوائے)	۹۰۰۰۰/- روپے	۱۰۰۰/- روپے
D	زون نمبر ۶ اسسٹنٹ انسپکٹر ورکس سکھیکی کے سیکشن میں	۹۰۰۰۰/- روپے	۱۰۰۰/- روپے

۲۔ ٹھیکیداروں کو ریٹ معہ ریلوے برکس دینے چاہئیں جو بلا قیمت مہیا کی جائیں گی جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست پر نہیں ہیں انہیں ۱۶ر جولائی ۶۲ء ٹنڈر دینے سے پیشتر اپنے نام رجسٹر کرا لینے چاہئیں۔

۳۔ مفصل شرائط و تصریحات اور ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس زیر دستخطی کے دفتر میں کسی بھی یوم کار کو دیکھے جا سکتے ہیں۔ ریلوے انتظامیہ سب سے کم نرخ یا کسی ٹنڈر کو منظور کرنے کی پابند نہیں ہے۔ یہ ٹھیکیداروں کے اپنے مفاد میں ہے کہ وہ زربیعانہ ۱۶ر جولائی ۶۲ء سے پیشتر ڈویژنل پے ماسٹر پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور کے پاس جمع کرا دیں۔ ٹھیکیداروں کو پرسنٹیج ریٹ پورے ہندسوں میں دینے چاہئیں۔ آنے پائیوں میں دیئے ہوئے ریٹ مسترد کر دیئے جائیں گے۔

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور)

کیا صدر و امیر صاحبان الیائسر ٹیفکیٹ دے سکتے ہیں

جماعتیں اپنے اندر مسابقت کی روح پیدا کریں

مکرمی شریف احمد صاحب وڑائچ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کرونڈی ضلع خیرپور نے اخبار الفضل مؤرخہ یکم جون ۶۲ء کے مندرجہ بالا ہیڈنگ والے اعلان کی تعمیل میں اطلاع دیتے ہیں کہ:-

"گو مجھے سیکرٹری بنے تین چار سال ہوئے مگر میں نے ریکارڈ سے اور سابقہ امیر سے بھی دیکھا اور پوچھا ہے ہماری جماعت جب سے قائم ہوئی ہے کوئی ایک پیسہ بھی مرکز کا بقایا نہیں ہے۔ بلکہ میرے خیال میں چودہ پندرہ سال کا حساب لگایا جاوے تو کافی چندہ ہر سال وعدہ سے زائد جمع ہوتا رہا ہے۔"

احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ کرونڈی کی جماعت کو بیش از پیش خدمات سلسلہ سرانجام دینے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ اور ہر جماعت کو یہ خوشکن رپورٹ بھجوانے کی سعادت حاصل ہو کہ اس کا چندہ تحریک جدید سو فیصدی وصول ہو چکا ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

انصار اللہ کے مالی حصہ کو مضبوط بنائیے

مالی سال کی پہلی ششماہی گذر گئی

اراکین مجلس انصار اللہ سے یہ امر مخفی نہیں کہ مالی سال کی پہلی ششماہی گذر چکی ہے لیکن اس وقت تک چندہ کی جو رقوم مرکز میں پہنچی ہیں ان سے یہ بات واضح ہے کہ وصولی بجٹ آمد کے مطابق نہیں۔ اس میں شک نہیں کہ دوست دوسری ششماہی میں ہی وصولی پر زیادہ زور دیا کرتے ہیں لیکن اب وقت آ گیا ہے کہ پوری مستعدی اور توجہ سے وصولی کی جائے اور جو رقوم وصول ہوں وہ ساتھ ساتھ مرکز میں بھجوائی جاتی رہیں۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو مرکز کے مالی حصہ کو مضبوط کریں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

۱۵ر جولائی ——— یوم ماہنامہ انصار اللہ

۱۵۔ جولائی ماہنامہ انصار اللہ کے لئے وقف فرمائیے اور خدام و انصار میں سے زیادہ سے زیادہ احباب کو خریدار بنائیے۔

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)